فتاویٰ امن پوری (قسط ۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): اذان سے پہلے اعلان کرنا کہ خاموش ہو جائیں، کیا یہ درست ہے؟

(جواب): درست نہیں۔ لوگوں کو چاہیے کہ اذان کا پہلا کلمہ سنتے ہی خاموش ہو جائیں اور اذان کا جواب دیں۔

(سوال): جنازہ اٹھاتے اور لے جاتے وقت بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): بدعت ہے۔ اسلاف امت میں اس کا وجود نہیں۔

(سوال): بچے کی نگہداشت کا شرعی حق کسے حاصل ہے، ماں کو یا باپ کو؟

(جواب): جس کی تربیت بچے کے لیے زیادہ مفید ہو، وہ ہی اس کی نگہداشت کا اول حق دار ہے۔

(سوال): نماز جنازہ کا شرعی حکم کیا ہے؟

(جواب): نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، یعنی علاقہ کے چند افراد اس فریضہ کو انجام دے دیں، تو سب کی طرف سے ادائیگی ہو جائے گی، اگر کوئی بھی نماز جنازہ نہ پڑھے، تو تمام اہل علاقہ گناہ گار ہوں گے۔

(سوال): قبر کھود کر میت کی باقیات کو کسی اور جگہ منتقل کرنا کیسا ہے؟

(جواب): درست نہیں۔

(سوال): کیا لاوارث میت کی امانتاً تدفین جائز ہے؟

(جواب): میت کا کوئی والی وارث نہ ملے، تو اسے دفن کر دینا چاہیے، البتہ جب

وارث آئے ،تو بلا وجہ قبر کشائی درست نہیں۔

(سوال): کیا ایک قبر میں ایک سے زائد میتوں کو دفن کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): اگر مجبوری ہو، تو کیا جا سکتا ہے، مثلا کوئی بڑا حادثہ ہو گیا، جس میں بہت زیادہ اموات ہو گئیں، تو سب کے لیے الگ الگ قبریں کھودنا ممکن نہیں، تو ایک قبر میں دو دو تین تین اور اس سے بھی زیادہ میتیں دفن کی جا سکتی ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ اُحد میں ایک زائد شہدا کو ایک ہی قبر میں دفن کرنے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری:۴۰۷۹)

(سوال): کسی حادثہ میں بہت سارے لوگ ہلاک ہو گئے، شناخت ممکن نہیں، ان میں کفار کی میتیں بھی ہو سکتی ہیں، تو نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مسلمان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، کافر کی نماز جنازہ نہیں۔ اگر بے خبری میں کافر پر بھی نماز جنازہ پڑھی گئی، تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ جنازہ پڑھنے والوں کی نیت میں یہ تھا کہ ہم اپنے مسلمان بھائی پر نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں۔

(سوال): نماز جنازہ کے متصل بعد دعا کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز جنازہ کے متصل بعد دعا کا التزام بدعت ہے۔ اس بارے میں ساری کی ساری روایات ضعیف ہیں۔ اگر کسی موقع پر دعا کو مستحب نہ سمجھے، تو کسی بھی وقت دعا کی جا سکتی ہے۔

(سوال): حدیث: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ ،فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ کا مفہوم واضح کریں۔

(جواب): یہ روایت بسند حسن سنن ابی داود (۳۱۹۹) وغیرہ میں آتی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ ''جب میت پر جنازہ پڑھیں، تو اس کے لیے خلوص سے دعا کریں۔''

اس حدیث سے نمازِ جنازہ کے اندر میت کے لیے اخلاص کے ساتھ دعا کرنے کا حکم

دیا گیا ہے، محدثین نے اس سے یہی مسئلہ اخذ کیا ہے۔

اس حدیث کو نمازِ جنازہ کے متصل بعد اجتماعی دعا کے لیے بطورِ دلیل پیش کیا جاتا ہے، دو باتیں ذہن نشین کرلیں:

① محدثین کا اتفاق اس مفہوم پر نہیں، دوسرے مفہوم پر ہے۔

② فقہائے احناف کا فہم اور ان کے اقوال بھی اس کے مخالف ہیں۔

تو اس حدیث کا وہ مفہوم کس طرح درست ہوسکتا ہے، جسے ائمہ اہل سنت سے کسی نے بھی بیان نہ کیا ہو؟

❁ بعض نے لکھا ہے:

''''ف'' سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے فوراً بعد دعا کی جاوے، بلا تاخیر جو لوگ اس کے معنیٰ کرتے ہیں کہ نماز میں اس کے لیے دعا مانگو، وہ 'ف' کے معنی سے غفلت کرتے ہیں، صَلَّيْتُمْ شرط ہے اور فَأَخْلِصُوا اس کی جزا، شرط اور جزا میں تغایر چاہیے، نہ یہ کہ اس میں داخل ہو، پھر صَلَّيْتُمْ ماضی ہے اور فَأَخْلِصُوا امر ہے، اس سے معلوم ہوا کہ دعا کا حکم نماز پڑھ چکنے کے بعد ہے، جیسے فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا میں کھا کر جانے کا حکم ہے، نہ کہ کھانے کے درمیان۔۔۔اور فاء سے تاخیر ہی معلوم ہوئی۔''

(جاء الحق:274)

کیسا عجیب انداز ہے کہ محدثین اور ائمہ احناف کو ''غفلت'' کا الزام دیا جارہا ہے۔

حالانکہ یہاں تغایر موجود ہے، وہ ہے کلیت اور جزئیت کا تغایر، نماز کلیت کے اعتبار سے افعال واقوال کے مجموعہ کا نام ہے، جبکہ دعا ایک جزء ہے، جسے قول کہا جاتا ہے، شرط اور

جزاء کے درمیان اتنی سی مغایرت کافی ہے، ورنہ نماز جنازہ کو دعاؤں سے خالی کرنا پڑے گا، کیونکہ من کل الوجوہ مغایرت اس وقت ہوگی، جب نماز جنازہ کے اندر کوئی بھی دعا نہ ہو۔ اگر شرط اور جزا میں من وجہ مغایرت کافی ہو، تو یہاں بھی مغایرت موجود ہے۔

دوسرے یہ کہ جب ماضی پر ''اذا'' داخل ہوجائے، تو معنی مستقبل کا پیدا ہوجاتا ہے، لہٰذا درست معنی اور ترجمہ یہ ہوا:

''جب نماز جنازہ پڑھیں، تو اس میت کے لیے دعا میں اخلاص پیدا کریں۔''

جیسا کہ محدثین کے فہم سے پتا چلتا ہے۔

اگر ہر جگہ فاء کا معنی تاخیر لیں تو ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ﴾ کا معنی یہ ہوگا کہ قرآنِ پاک پڑھ لینے کے بعد أَعُوذُ بِاللّٰهِ۔۔۔ پڑھنا چاہیے، یہاں بھی ﴿قَرَأْتَ﴾ ماضی اور ﴿فَاسْتَعِذْ﴾ امر ہے۔

قرآنِ مجید میں ایک آیت سے بطریق اشارۃ النص ثابت ہوتا ہے کہ نماز جنازہ کے متصل بعد دعا جائز نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾

(التّوبة : 84)

''کبھی ان پر نماز جنازہ نہ پڑھیں، نہ ہی ان کی قبر پر ٹھہریں۔''

نبی کریم ﷺ مسلمانوں کا جنازہ پڑھتے تھے، تو منافقین کا جنازہ پڑھنے سے روک دیا گیا، اسی طرح اگر آپ نماز جنازہ کے متصل بعد مسلمان میت کے لیے اجتماعی دعا کرتے ہوتے، تو منافقین کے حق میں اس سے بھی روک دیا جاتا، ثابت ہوا کہ نماز جنازہ کے متصل بعد اجتماعی دعا سنت نبوی سے ثابت نہیں ہے۔

مزید تحقیق کے لیے ہماری کتاب ''بدعات سنت کے میزان میں'' کا مطالعہ مفید ہے۔

سوال: ایسی جائیداد جس کی کرایہ کی آمدن سے ذاتی اخراجات پورے کیے جائیں، اس کے بارے میں زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر زکوٰۃ نہیں۔ سال گزر جانے پر اگر جمع شدہ پونجی چاندی کے نصاب کی قیمت کو پہنچ جائے، تو اس پر زکوٰۃ ہے۔ کرایہ وصول کیا اور خرچ کر دیا، تو زکوٰۃ نہیں۔

سوال: جو پلاٹ کاروباری نقطہ نظر سے خریدے اور فروخت کیے جاتے ہیں، ان کے بارے میں زکوٰۃ کا تعین کس طرح کیا جائے گا؟

جواب: ان پلاٹوں کی موجودہ قیمت لگا کر اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے گی، بشرطیکہ ان پلاٹوں پر ایک سال گزر جائے۔

سوال: کیا دینی مدرسہ کی تعمیر پر زکوٰۃ کی رقم صرف کی جا سکتی ہے؟

جواب: کی جا سکتی ہے۔

سوال: دوران اعتکاف معتکف کا بلا ضرورت مسجد سے باہر نکلنا کیسا ہے؟

جواب: بلا ضرورت معتکف مسجد سے باہر نہیں نکل سکتا۔

سوال: وضو خانے، غسل خانے اور استنجا خانے مسجد کی حدود سے باہر ہوں، تو کیا معتکف وہاں جا سکتا ہے؟

جواب: وضو، غسل اور قضائے حاجت اس کی ضرورت ہے، لہٰذا وہاں جا سکتا ہے۔

سوال: معتکف مسجد کے محراب میں سو سکتا ہے؟

جواب: محراب مسجد کا حصہ ہے۔ معتکف وہاں سو سکتا ہے، اس کا اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: دوران اعتکاف غیر واجب غسل کا کیا حکم ہے؟

(جواب): غسل انسانی ضرورت ہے۔ معتکف بھی غسل کرسکتا ہے۔ شریعت نے منع نہیں کیا۔

(سوال): حج کن لوگوں پر فرض ہے؟

(جواب): مسلمان، آزاد، بالغ، عاقل اور صاحب استطاعت پر حج فرض ہے۔

(سوال): حج کی استطاعت سے کیا مراد ہے؟

(جواب): حج کی استطاعت تین طرح کی ہے؛ ① مالی استطاعت کہ آنے جانے کے اخراجات اور گھر والوں کے اخراجات اٹھا سکے۔ ② بدنی استطاعت، کہ اتنا بوڑھا یا بیمار نہ ہو کہ سفر کی مشقت برداشت نہ کر سکے، ایسا شخص اپنی جگہ کسی ایسے شخص کو حج کے لیے بھیج سکتا ہے، جس نے پہلے اپنا حج کر رکھا ہو، اسے حج بدل کہتے ہیں۔ ③ سفر پر امن اور محفوظ ہو، کہ سفر میں جان و مال کا کوئی خطرہ نہ ہو۔

عورت کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار ہو۔ ورنہ اس پر حج فرض نہیں۔

(سوال): اگر کوئی خاتون حج یا عمرہ پر جانے کے لیے تیار کر رہی تھی کہ روانگی سے پہلے ماہواری کا خون آ گیا، کیا وہ احرام باندھے گی؟

(جواب): وہ احرام باندھے گی۔ مناسک حج یا عمرہ ادا کرے گی، جس طرح حاجی ادا کرتا ہے، البتہ طواف کعبہ نہیں کرے گی۔ پاک ہونے کے بعد طواف افاضہ کرلے گی۔ اسی طرح عمرہ کرنے والی مکہ میں اپنی رہائش گاہ میں چلی جائے گی۔ پاک ہونے کے بعد عمرہ ادا کرلے گی۔

(سوال): عمرہ کا کیا حکم ہے؟

(جواب): صاحب استطاعت پر عمرہ واجب ہے۔ طرفین کے دلائل کا جائزہ لینے کے بعد یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ سمیت جمہور اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ کئی احادیث سے استدلال کیا گیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک عمرہ واجب ہے۔ (سنن دارقطنی: ۲۷۲۰، وسندہ صحیح) اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عمرہ کو "حج اصغر" کہا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۳۶۵۹، وسندہ صحیح)

(سوال): ایک شخص نے حج کے لیے تیاری کر لی، مگر اسے موت آ گئی، کیا اس کا ولی اس کی طرف سے حج پر جا سکتا ہے؟

(جواب): جی ہاں، اس کا ولی حج کرے گا۔ یہ نذر والے حج کی طرح ہی ہے۔

(سوال): عقد ثانی کے لیے پہلی بیوی کی اجازت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): دوسری شادی مرد کا حق ہے، اس میں پہلی بیوی سے اجازت شرعی طور پر ضروری نہیں۔

(سوال): کیا ایک شادی شدہ عورت کسی غیر لڑکے کو نکاح کا پیغام دے سکتی ہے؟

(جواب): بالکل نہیں دے سکتی، ایسا کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ کسی کی منکوحہ ہے۔ جب منگنی پر منگنی جائز نہیں، تو نکاح پر پیغام نکاح دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔

(سوال): کیا بیوی کا شوہر سے الگ جائے رہائش کا مطالبہ کرنا درست ہے؟

(جواب): یہ معاملہ حالات وواقعات کے تناظر میں دیکھا جائے گا۔ باقی بیوی اپنے شوہر سے الگ رہائش کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ بہتری بھی اسی میں ہے کہ اس میں پردے کے معاملات حل ہو جاتے ہیں۔ انسان کے وجود میں خاص آزادی کا احساس ہوتا ہے، وہ بھی

اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ اس سے اس کے کئی ارمان پورے ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات مشترک فیملی بہت سارے مسائل میں الجھ جاتی ہے، خصوصا جب بچے ہوں، گھریلو ناچاکیاں جنم لیتی ہیں، زندگی اجیرن بن جاتی ہے، تو عافیت اسی میں ہے کہ کوشش کر کے علیحدہ رہائش کا بندوبست کیا جائے۔

سوال: لے پالک اولاد کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: انتہائی مجبوری میں کسی سے بچی یا بچہ لے کر پالنا جائز ہے۔ مگر اس کے تمام احکام مثلا نسب، وراثت، محرم وغیر محرم ہونے میں، اس کے حقیقی باپ کی طرف سے ہوں گے، نہ کہ پالنے والے کی طرف سے۔ اس کے نام کے ساتھ ولدیت اس کے حقیقی باپ کی لکھی جائے گی۔ اسے اپنے والد سے منسوب کیا جائے گا۔ اشد ضرورت کی صورت میں پالنے والے کا نام لکھا جا سکتا ہے، کیونکہ سبھی جانتے ہیں کہ اس کا حقیقی والد کون ہے۔

سوال: نکاح ہو گیا، رخصتی نہیں ہوئی، منکوحہ کے ساتھ میل جول رکھنا یا اس کے ساتھ ازدواجی حیثیت اختیار کرنا کیسا ہے؟

جواب: شرعا جائز ہے، وہ اس کی بیوی ہے۔ اس کے ساتھ ملنا ملانا اور ازدواج قائم کرنا جائز ہے، البتہ عرف کا لحاظ کرتے ہوئے بچنا بہتر ہے، بسا اوقات یہ معاملات پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔

سوال: ایک بیوہ سے شادی کی، اس کی پہلے شوہر سے اولاد بھی ہے، کچھ عرصہ بعد اسے طلاق دے دی، آیا اس کی پہلے شوہر سے بیٹی سے نکاح کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ربیبہ ہے، جو محرمات میں شامل ہے۔

سوال: شوہر نے بیوی کو اس کے میکے بھیج دیا، دو ماہ کے بعد تحریرا تین طلاقیں بھیج دیں، کیا ان دو ماہ اور عدت کے زمانے کا نان ونفقہ شوہر کے ذمہ ہے؟

جواب: طلاق سے پہلے کے دو مہینوں کا نان ونفقہ شوہر کے ذمہ ہے۔

سوال: شوہر نے بیوی کو فون پر ایک طلاق دی، تین مہینے گزر گئے، اب کیا حکم ہے؟

جواب: وہ اس کے عقد سے نکل چکی ہے، اب اگر دونوں باہم رضامند ہیں، تو دوبارہ نئے حق مہر کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں۔

سوال: عدالتی فسخ نکاح اور خلع میں کیا فرق ہے؟

جواب: کوئی فرق نہیں۔ خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔

سوال: طلاق دینے کا ارادہ کیا، الفاظ نہیں بولے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: محض ارادہ کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوگی، جب تک بول کر یا لکھ کر طلاق نہیں دے گا۔

سوال: کیا عورت بلا وجہ خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

جواب: گناہ گار ہو جائے گی، البتہ مطالبہ کرسکتی ہے۔

سوال: عورت سسرالی گھر میں عدت گزار رہی ہے، کیا بعض مسائل کی وجہ سے اپنے والدین کے گھر منتقل ہوسکتی ہے؟

جواب: انتہائی مجبوری ہو، تو منتقل ہوسکتی ہے۔

سوال: عدت میں ہے، قریبی رشتہ دار فوت ہو گیا، میت کے گھر جاسکتی ہے؟

جواب: نہیں جاسکتی۔

سوال: عدت میں ہے، تو کیا شادی کی تقریب میں شریک ہوسکتی ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا: ''تم حرام ہو میرے اوپر زندگی بھر کے لیے۔'' لیکن

طلاق کی نیت نہیں تھی، محض حق زوجیت ادا نہ کرنے کا ارادہ تھا۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ شخص گناہ گار رہوگا۔ البتہ یہ طلاق نہیں ہے۔

سوال: بیوی کو کہہ دیا کہ ''میری طرف سے تو فارغ ہے۔'' مگر نیت طلاق دینے کی نہیں تھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق نہیں ہے، کیونکہ یہ کنایہ ہے، صریح الفاظ نہیں ہے۔ کنایہ میں نیت کو دیکھنا ہوتا ہے۔

سوال: معلق طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: معلق طلاق واقع ہو جاتی ہے، جیسا کہ کوئی کہے اگر میری بیوی عدالت سے مقدمہ اٹھالے، تو میری طرف سے اسے طلاق ہے۔ جب بیوی مقدمہ اٹھالے گی، تو اسے طلاق واقع ہو جائے گی۔ یاد رہے کہ یہ طلاق مقدمہ اٹھانے پر واقع ہوگی، نہ کہ اس وقت جب شوہر نے یہ جملہ بولا تھا۔

سوال: شوہر نے کاغذ پر طلاق لکھی، فوت ہو گیا، بیوی کو خبر نہیں دی، تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: طلاق واقع ہو جائے گی۔ بیوی کو بتانا ضروری نہیں ہے، کیونکہ طلاق مرد کا وظیفہ ہے۔

سوال: میں عدت میں ہوں، میرا بیٹا دوسرے ملک میں رہتا ہے، میرے پاس اس ملک کا ویزہ ہے، عدت ختم ہونے سے پہلے ویزے میں نیا قانون لاگو ہو رہا ہے، جس میں دشواریاں ہیں، کیا میں دوران عدت سفر کر کے اپنے بیٹے کے پاس جا سکتی ہوں؟

جواب: یہ انتہائی مجبوری ہے، جا سکتی ہیں، بقیہ عدت وہاں پوری کر لیں۔